مفتی امداد اللہ یوسفزئی
ناظم تعلیمات جامعہ الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

مولانا شیر علی شاہ رحمہ اللہ سے وابستہ چند یادیں

سرزمین اکوڑہ خٹک، صوبہ خیبر پختونخواہ کی تاریخ میں ایک نمایاں مقام کی حامل ہے، اس مقام کو برصغیر کی آزادی کی عظیم تحریک سید احمد شہید میں بھی مرکزیت حاصل رہی ہے، اکوڑہ کی جنگ میں کامیابی نے قافلہ سید احمد شہید کے حوصلوں کو جو توانائی بخشی تھی اسی نے پیش قدمی کے لیے ان کے جوش وخروش میں اضافہ کیا، جدید سائنس کی تحقیق کے مطابق کائنات ارضی کے روز اول سے باہم گفتگو میں استعمال ہونے والا انسانی کلام آج بھی فضاؤں میں محفوظ ہے، ہمارا بھی یہ یقین ہے کہ ان بزرگوں کے اس مقام پر قیام سے فضا میں جو عطر پھوٹی ہے اس کے اثرات آج بھی یہاں موجود ہیں، چنانچہ حضرت مولانا عبدالحق رحمہ اللہ کے ملفوظات میں ملتا ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے: ''جامعہ حقانیہ کی صورت میں علوم ومعارف کا فیضان، مجاہدین بالاکوٹ کی ہی برکات کا نتیجہ ہے''۔ مولانا کی فراست بھی قابل داد ہے کہ انہوں نے اس مبارک مقام پر ایک گلشن سجا کر طلبائے علم کو ظاہری علوم سے سیراب ہونے کے ساتھ ساتھ، مشام جاں کو باطنی فیضیابی کے مواقع فراہم کیے۔

بندہ کو دو بار حضرت مولانا کی قدم بوسی کا شرف حاصل ہے، پہلی بار رمضان کے مہینے میں رفیق سفر وحضر، برادرم مولانا عطاء الرحمٰن شہید اور مولانا مفتی عبدالسمیع شہید رحمہ اللہ کے ساتھ حضرت کی قدیم رہائش گاہ پر حاضر ہوا، حضرت نے افطار کی دعوت دی تو ایک دوسرے مقام پر ہامی بھر لینے کی بنا پر ناچار عذر کرنا پڑا، تب سو روپے مرحمت فرمائے (یاد رہے کہ اس دور میں یہ بڑی رقم شمار ہوتی تھی) اور فرمایا: ''یہ آپ لوگوں کا زادراہ ہے، اور یہ تو لوگوں کے لیے کچھ بھی نہیں، آپ اس سے کہیں زیادہ اعزاز کے مستحق ہیں''۔ بندہ نے دعا کی درخواست کی تو فرمایا: ''اللہ تعالی سے ہمیشہ بہت اچھی امیدیں رکھا کرو، اللہ نے ہمیں اشرف المخلوقات بنایا ہے، جب اللہ نے شیطان کی دعا قبول فرما کر اسے لمبی زندگی عطا کی ہے تو ہماری دعاؤں کو بطریق اولی قبول فرمائے گا''۔

دوسرے موقع پر وفاق المدارس العربیۃ کی جانب سے دارالعلوم حقانیہ میں امتحانی نظم کے قیام کے لیے مفتی نظام الدین شامزئی اور مفتی ولی درویش رحمہما اللہ کی معیت میں حاضری ہوئی، مولانا سمیع الحق مدظلہ کی قدیم رہائش گاہ (جو کتب خانے کے اوپر ایک جانب تھا) میں ہمارا قیام تھا، ایک روز امتحان کے ختم پر ہم اپنے کمرے میں کھانے کے لیے بیٹھے ہی تھے کہ ایک خادم دوڑتا ہوا آیا کہ حضرت آپ سے ملاقات کے لیے تشریف لا رہے ہیں،

لیکن انتہائی ضعف کی بنا پر گاڑی سے نیچے اترنا دشوار ہے، فرمارہے ہیں: ''خود حاضر ہونا چاہتا ہوں، لیکن تکلیف کی بنا پر سیڑھیوں سے اوپر آنا مشکل ہے''۔ ہم کھانا چھوڑ کر چپلوں کے بغیر ہی نیچے کی جانب دوڑے، حاضر ہوئے تو حضرت نے نہایت عاجزی سے فرمایا: ''میں نے بہت گستاخی کی، بے ادبی کی، آپ علما ہیں، مجھے آپ کے پاس آنا چاہیے تھا، لیکن اس عذر کی وجہ سے آپ کے پاس نہیں آسکا''۔ پھر ادارے میں خدمت کے سلسلے میں کمی کوتاہی سے درگزر کرنے کا کہہ کر لجاجت کے ساتھ ہم سے دعا کی درخواست کرنے لگے، ان کے مطالبے سے ہم کانپ گئے، عرض کیا کہ دعائیں تو ہمیں آپ سے لینی ہیں، آپ ہمارے بزرگ اور بڑے ہیں، ہمارے اصرار پر حضرت دعا فرما کر تشریف لے گئے۔

حضرت کو اللہ نے بہت سی نعمتوں سے مالا مال کر رکھا تھا، وہ اپنے حلقے سے انتخابات میں کامیابی حاصل کر کے قومی اسمبلی کے ممبر رہے ہیں، ان کے ادارے کو اللہ نے عالمی شہرت سے نوازا ہے، ان کا جنازہ اکوڑہ کا تاریخی جنازہ شمار ہوتا ہے، ان کے پاس مال و دولت کی فراوانی تو نہ تھی، لیکن علم وتقوی کا کمال حاصل تھا، مولانا شیر علی شاہ رحمہ اللہ بھی انہیں کے ایک جانشین اور ان کے نقش قدم پر چلنے والے تھے، درس و تدریس کے ساتھ عوامی رابطوں میں چوبند، متواضع اور درویش صفت شخص تھے، ادنی مطالبے پر کہیں بھی کسی نوعیت کے دینی پروگرام میں پہنچنے کی کوشش فرماتے تھے۔

فنائیت کی ایک عجیب مثال

ہمارے ایک دوست مولانا عباد الرحمٰن صاحب نے سنایا کہ ایک بار دارالعلوم حقانیہ کے دفتر میں مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کے ساتھ بیٹھا تھا، میں نے عرض کیا کہ مولانا شیر علی شاہ صاحب سے ملاقات کی خواہش ہے تو مولانا فرمانے لگے: ''وہ تو کہیں ''قدوری شریف'' کے ختم میں گئے ہوں گے، اس لیے کہ کسی کی دعوت کو ٹھکرانا ان کے لیے بہت دشوار ہوتا ہے''۔ درحقیقت یہ مولانا کی تواضع، للّٰہیت اور خدمت دین کے لیے ہر دم جانفشانی کی قوی دلیل ہے۔

عنایتیں اور شفقتیں

مولانا سے اکوڑہ خٹک، جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن اور دیگر مقامات میں ان گنت ملاقاتیں رہی ہیں، کبھی خیال گزرتا ہے کہ صوبہ خیبر پختونخواہ میں بڑے بڑے بزرگ، اولیا وعلمائے کرام گذرے ہیں، ماضی قریب میں مولانا عزیر گل رحمہ اللہ، مولانا احمد رحمہ اللہ، ہمارے علاقے کے مولانا امین گل باباجی رحمہ اللہ اور جہانگیرہ کے مولانا عبدالحنان صاحب رحمہ اللہ وغیرہ، ان سب بزرگوں کا اپنا مقام ہے، لیکن مولانا کو اللہ تعالی نے جو فصاحت

وبلاغت، فی البدیہ عربی پر عبور، اور گوناگوں صلاحیتیں دے رکھی تھیں، اس وقت صوبہ سرحد میں انکی کوئی نظیر نہیں ملتی۔

ان کی محبتوں کے کیا کہنے! بندہ پر ان کی عنایات کے دسیوں واقعات ہیں، کہاں تک لکھے جائیں! شیخ عطا کی شہادت کے موقع پر فرمانے لگے: ''کراچی میں ہمارے دو دوست تھے: امداداللہ اور عطاء الرحمٰن، اب ایک تو چلا گیا لیکن دوسرا باقی ہے، ہمیں تو کوئی کام ہوتا ہے ان سے کہتے ہیں''۔ میرے پاس ان کے کئی خطوط موجود ہیں، بعض میرے اور شیخ عطا کے نام مشترکہ اور بعض محض میرے نام ہیں، طلبا کے داخلوں کے متعلق اور یوں بھی نجی کاموں کے سلسلے میں خط وکتابت فرماتے تھے، ایک دو بار مختلف کاموں کے سلسلے میرا بھی جانا ہوا تو وہ جس محبت واپنائیت کے ساتھ پیش آئے الفاظ ان کی تعبیر سے قاصر ہیں۔ میرے چھوٹے بھائی اسد اللہ مرحوم کی تعزیت پر مولانا زرولی خان مدظلہ تشریف لا رہے تھے تو مفتی صاحب کے خاص استاذ مولانا عبدالحنانؒ (جہانگیرہ) اور مولانا بھی تشریف لائے۔

مولانا عطاء الرحمان شہید کا نماز جنازہ

شیخ عطا کی شہادت کے موقع پر ہم ان کی میت لے کر گاؤں سے تھوڑے فاصلے پر پہنچے، مدرسے میں نماز جنازہ ہونا طے تھی، اس اثنا میں کسی کی تقریر کی آواز سنائی دی تو میں نے برادرم مولانا انعام اللہ سے کہا کہ ایسا لگتا ہے کہ مولانا شیر علی شاہ صاحب تشریف لا چکے ہیں، قریب پہنچ کر معلوم ہوا کہ مولانا ہی خطاب فرما رہے ہیں، میری رائے تھی کہ اب جنازہ بھی مولانا ہی پڑھائیں، اس لیے کہ ان جیسی بزرگ ہستی کی موجودگی میں کسی اور کا آگے پڑھانا مناسب نہیں، دیگر ساتھیوں کی بھی یہی رائے ہوئی، چنانچہ مولانا نے ہی شیخ عطا کی نماز جنازہ پڑھائی۔

حضرت شیخ کی اصل پہچان

مولانا کو اللہ تعالی نے ہر ایک کے لیے محبت والفت کا وافر حصہ عنایت فرمایا تھا، بلاشبہ وہ دارالعلوم حقانیہ کی ایک ایسی شخصیت تھے جن کے تعارف کا ذریعہ ان کا ''علم'' کے سوا کچھ نہ تھا، دنیاوی ساز وسامان اور دولت وجائیداد اتنی نہ تھی، البتہ وراثت نبوی سے ''حظ وافر'' پایا تھا، یہی ان کی قبولیت ومقبولیت اور مرکزیت کا سبب تھا، ان کی نماز جنازہ کے موقع پر خلق خدا کے ہجوم اس کا واضح ثبوت ہے۔ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالی جب اپنے کسی بندے سے محبت فرماتے ہیں تو حضرت جبریل علیہ السلام کو بلا کر فرماتے ہیں کہ میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں، تم بھی اس سے محبت کرو، چنانچہ جبریل بھی ان سے محبت کرنے لگتے ہیں، اور آسمان کے فرشتوں میں اس کا اعلان کرتے ہیں تو سارے فرشتے بھی اسے اپنا محبوب بنالیتے ہیں، پھر زمین پر لوگوں کے دلوں میں بھی اس شخص کی محبت ڈال دی جاتی ہے اور خلق خدا بھی اس سے محبت کرنے لگتی ہے۔ مولانا شیر علی شاہ رحمہ اللہ اس آسمان سے اتری محبت کا ایک مظہر تھے، ان کے جنازے کا آنکھوں دیکھا حال بتاتا ہے کہ اللہ تعالی کے ہاں ان کی کس قدر قبولیت مقبولیت تھی اور آسمانی فیصلے کے نتیجے میں انسانی قلوب میں بھی اس کا کس قدر فیضان تھا۔

یہ حقیقت ہے کہ دین کی حفاظت اللہ تعالی خود فرماتے ہیں، اور اس کیلئے رجال کار بھی پیدا فرماتے ہیں، سنن ابن ماجہ میں حضرت ابوعنبہ خولانی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا یزال اللہ یغرس فی ھذا الدین غرسا یستعملھم فی طاعتہ (سنن ابن ماجة ص:۲، قدیمی)

''اللہ تعالی اس دین (کے باغ) میں ہمیشہ پودے لگاتے رہے گا، جنہیں اپنی اطاعت (اور اپنے دین کی خدمت) میں استعمال کرے گا''۔

افراد پر مدار نہیں

ہمارے مفتی نظام الدین شامزئی شہید رحمہ اللہ کی شہادت کے موقع پر مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہ تعزیت کے لیے تشریف لائے تو تعزیتی بیان کے دوران کہی گئی ان کی ایک بات سے ہمیں بہت حوصلہ اور اطمینان ملا، فرمانے لگے: ''اللہ تعالی نے دین کا مدار افراد پر نہیں رکھا، افراد سے اللہ دین کی خدمت کا کام لیتے ہیں، دین کا مدار افراد پر ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دنیا سے جانے کے بعد دین مٹ جاتا، اللہ نے دین کی خدمت کے لیے اپنا یہ بندہ پیدا کیا تھا، اللہ ان جیسے اور سپاہی پیدا فرمادے گا''۔ بلاشبہ مولانا کی وفات سے دارالعلوم حقانیہ میں خلا آیا ہے، لیکن ہمیں یقین ہے کہ اللہ اپنی قدرت سے اس خلا کو پر کرنے پر بھی قادر ہے، اللہ تعالی دارالعلوم کو بھی مولانا شیر علی شاہ رحمہ اللہ کا بدل اور دین کی خدمت کرنے والے نئے سپاہی فراہم کرے، آمین!

قارئین اور شائقین شعروادب کیلئے ایک قیمتی تحفہ اور حلقہ شعروادب کی لڑی میں پروئے ہوئے موتیوں میں ایک نیا اضافہ

قیامت کو ملیں گے

شاعر: محمد حنیف

یہ مجموعہ شاعر کے احساسات، زندگی کے تلخ مشاہدات اور شاعری کی مختلف اصناف پر مشتمل یہ مجموعہ دیدہ زیب ٹائٹل اور دلکش کاغذ کیساتھ ۱۱۲ صفحات پر مشتمل۔ ۱۵۰/ روپے میں موتمر المصنفین جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک سے دستیاب ہے۔

رابطہ نمبر 0333-9167789

ناشر: موتمر المصنفین جامعہ دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک